یونین کونسلز (ماڈل) بائی لاز بابت اندراج پیدائش/اموات

2015

unicef

محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ حکومت پنجاب نے چائلڈ پروٹیکشن پروگرام یونیسف کے اشتراک سے مفادِ عامہ میں جاری کیا۔

حکومت پنجاب

یونین کونسلز (ماڈل)

بائی لاز بابت اندراج پیدائش/اموات

2015

unicef

انڈیکس

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	سیکریٹری لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، پنجاب کا پیغام	1
2	پیدائش کا اندراج کیا ہے اس کے فوائد ومضمرات	2
3	پیدائش کا اندراج کن بین الاقوامی قوانین کے ضمرے میں آتا ہے؟	2
4	پاکستان میں اندراج پیدائش کا پس منظر	3
5	بچوں کی اندراج پیدائش۔۔۔اسلامی پس منظر	5
6	پاکستان میں اندراج پیدائش کیلئے/آئینی/نظامی/قانونی ڈھانچہ اور طریق کار کیا ہے؟	5
7	بچوں کی اندراج کے متعلق اقوام متحدہ کے بچوں کے حقوق معاہدہ (سی آر سی) کے تحت بین الاقوامی منظر کیا ہے؟	6
8	اندراج پیدائش کے ضمن میں چند بین الاقوامی طریقہ کار ہائے کی مثالیں	6
9	پیدائش / اموات کے بائی لاز پر عمل درآمد کے لیے سرکاری احکامات	8
10	یونین کونسل (ماڈل) بائی لاز بابت اندراج پیدائش/اموات 2015	9
11	اندراج پیدائش/اموات کے ضمن میں فارم اے تا جی (A to G)	21 تا 28

سیکرٹری لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کا پیغام

محترم قارئین

یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضع ہے کہ اندراج پیدائش جہاں بچوں کا پیدائشی حق ہے وہاں ہماری قومی ومعاشرتی ذمہ داری بھی ہے۔ بچوں کی پیدائش کا اندراج نہ ہونے سے نہ صرف بچوں کے حال اور مستقبل پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں بلکہ منصوبہ اور پالیسی ساز اداروں کے کام میں بھی دقت پیش آتی ہے جس کے نتیجے میں بنیادی حقوق اور سہولتوں کی فراہمی میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔ حکومت پنجاب نے اندراج پیدائش کے لئے پائیدار اور دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق اقدامات کئے ہیں۔ مثلاً لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نادرا کے اشتراک سے صوبے بھر کی تمام یونین کونسلز کمپیوٹرائزڈ اندراج پیدائش کر رہا ہے۔ اندراج پیدائش کیلئے کوئی فیس چارج نہیں کی جارہی۔ لیٹ اندراج پر ہر قسم کا جرمانہ معاف کر دیا گیا ہے۔ صرف کمپیوٹرائزڈ سٹرفکیٹ کے حصول پر مبلغ 100 روپے فیس وصول کی جارہی ہے جس میں سے 60 روپے نادرا کی خدمات کے عوض ادا کر دیے جاتے ہیں۔

دوران سال 2012 لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے چائلڈ پروٹیکشن پروگرام یونیسف کے ساتھ مل کر صوبہ بھر میں اندراج پیدائش کی ایک کامیاب مہم چلائی۔ جس کے نتیجہ میں لاکھوں بچوں کا اندراج کیا گیا۔ اسی طرح سہولیات کی عام لوگوں تک رسائی کو یقینی بنانے کیلئے CITIZEN FACILITATION & SERVICE CENTERS کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ نیز موبائل/ڈیجیٹل اندراج پیدائش کیلئے پائلٹ پراجیکٹ شروع کیا جاچکا ہے۔ اس کے علاوہ یونیسف کے اشتراک سے ڈیرہ غازی خاں اور راجن پور کے قبائلی علاقہ جات، سیلاب سے متاثرہ علاقہ جات اور بہاولپور ڈویژن کی چولستان کی یونین کونسلز کیلئے ایک علیحدہ پلان بنایا جارہا ہے۔ تاکہ ان طبقات کو جن کی سہولیات تک رسائی نہ ہے ان کی معاونت کر کے انہیں سماجی اور قومی دھارے میں لایا جاسکے۔

زیر نظر اندراج پیدائش/اموات کے ماڈل بائی لاز کے ذریعے کوشش کی گئی ہے کہ اندراج کے نظام کو زیادہ سے زیادہ آسان بنایا جائے جس تک ہر خاص وعام کو رسائی حاصل ہو۔ ان بائی لاز کو پایہ تکمیل تک پہچانے کے لئے چائلڈ پروٹیکشن پروگرام یونیسف کی معاونت قابل تحسین ہے۔ علاوہ ازیں اس سے متعلقہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، صحت، تعلیم، اوقاف اور لاء ڈیپارٹمنٹ کے افسران، سول سوسائٹی، سکھ، ہندو اور عیسائی کمیونٹی کے نمائندگان کی کاوشیں قابل داد ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ خدائے بزرگ وبرتر کے فضل وکرم سے اور ہمارے صوبائی، ڈویژنل وضلعی افسران بالخصوص سیکرٹری یونین کونسلز کی شب وروز محنت سے ہم 100 فی صد برتھ رجسٹریشن کا ہدف حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ انشاءاللہ

خیر اندیش

خالد مسعود چوہدری

سیکرٹری لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
حکومت پنجاب

پیدائش کا اندراج کیا ہے؟

یہ ہر بچے/ بچی کا حق ہے کہ اس کا نام اورشہریت ہو۔ پیدائش کا اندراج بچوں بچیوں کو اُن کے بنیادی حقوق جیسے تعلیم، صحت، قانونی اور دیگر سماجی خدمات تک رسائی میں مدد دیتا ہے۔ پیدائش کا اندراج بچوں/ بچیوں کو ظلم وزیادتی اور استحصال سے محفوظ رکھنے کے لیے ایک اہم قدم ہے۔

پیدائش کا اندراج بچے/ بچی کی پیدائش کا حکومتی سطح پر باضابطہ اور مستقل اندراج ہے۔ پیدائش کا اندراج درج شدہ بچے/ بچی کی قانونی اعتبار سے موجودگی کو ثابت کرتا ہے اور اس کی موروثیت سے لے کر زندگی کے باقی اہم مراحل، جیسا کہ بلوغت اور شادی کا ریکارڈ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

پیدائش کے اندراج کے فوائد۔

صحت کی سہولیات تک رسائی کو سہل بناتا ہے۔ خاص طور پر ہنگامی حالات میں

حفاظتی ٹیکوں کے پروگرام اسی طرح کے دیگر منصوبوں تک رسائی کو ممکن بناتا ہے۔

ملازمت کے لیے کم از کم عمر کے قوانین کو نافذ کرنے اور بچوں/ بچیوں سے جبری مشقت کے خاتمے میں مدد دیتا ہے۔

کم عمر بچیوں کے اغوا اور پھر ان کی غیر قانونی شادیوں سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

کم عمری میں لڑکیوں کی جبری شادی یعنی کے قانونی کم از کم عمر سے پہلے شادی کے سدباب میں مدد کرتا ہے۔

اس بات کو یقینی بناتا ہے کے جو بچے/ بچیاں قانون شکنی کے مرتکب پائے گئے ہوں ان کو خصوصی تحفظ دیا جائے اور بالغ افراد کی طرح برتاؤ نہ کیا جائے۔

بچوں/ بچیوں اور نوعمر نوجوانوں کی مسلح گروہوں میں بھرتی کی روک تھام کرتا ہے۔

بچوں/ بچیوں کو پولیس اور قانون نافذ کرنے والے باقی اداروں کی طرف سے ہراساں کیے جانے سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

بچوں/ بچیوں کے شہریت کے حق کو یقینی بناتا ہے۔

ایسے بچے/ بچیاں جن کی بردہ فروشی کی گئی ہو ان کو تحفظ دیتا ہے اور ان کی بالآخر ان کے خاندان سے دوبارہ ملانے میں مدد کرتا ہے۔

اور پاسپورٹ، بینک اکاؤنٹ، حق رائے دہی اور ملازمت کے حقوق کو ممکن بناتا ہے۔

پیدائش کا اندراج نہ ہونے سے کن نقصانات کا امکان ہوسکتا ہے؟

ایسے بچے/ بچیاں جن کی پیدائش کا اندراج نہ ہوا ہو باضابطہ شناخت، سرکاری طور پر تعلیم شدہ نام اور شہریت کے حقوق سے محروم رہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ تمام بچے/ بچیاں جن کی پیدائش کا اندراج نہ ہوا ہو سرکاری اور قانونی اعتبار سے وجود نہیں رکھتے اور اس طرح ایک بنیادی انسان حق سے محروم رہتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ایسے بچوں/ بچیوں کی تعداد لگ بھگ چھ کروڑ ہے۔ پیدائش کا اندراج نہ ہونے کی وجہ سے بچے/ بچیاں ان تمام سہولتوں سے محروم ہو جاتے ہیں جو کہ اس سے منسلک ہیں۔ پیدائش کا اندراج نہ ہونے کے چند مزید نقصانات یہ ہوسکتے ہیں۔

وراثت کے معاملات میں، خاص طور پر ایسی صورت میں جب والدین کی وفات ہو جائے، ایسے بچے/ بچیاں جن کی پیدائش کا اندراج نہ ہوا ہو قانونی اعتبار سے اپنی نسبت اور صحیح عمر ثابت نہیں کر سکتے اور اپنے جائز حق سے محروم ہو سکتے ہیں۔

ایسے بچے/ بچیاں جن کی پیدائش کا اندراج نہ ہوا ہو اور وہ اپنے والدین سے کھو جائیں، خاص طور پر قدرتی آفات اور دیگر ہنگامی حالات میں۔ ان کو اپنے خاندان سے واپس ملانا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔

اگر بچہ/ بچی کسی وجہ سے قانون کی گرفت میں آجائے تو پیدائش کا اندراج نہ ہونے کی صورت میں اس بات کو یقینی بنانے میں بے حد مشکل آسکتی ہے کہ اس کے ساتھ بالغوں کی طرح سخت برتاؤ نہ کیا جائے۔

اگر بچے/ بچیوں کو بردہ فروشی کی نظر سے اغوا کر لیا جائے تو پیدائش کے اندراج اور اس کے سٹرٹیفکیٹ نہ ہونے کی صورت میں ماں باپ کے پاس کوئی دستاویزی ثبوت موجود نہیں ہوتا جس سے یہ ثابت کیا جاسکے کہ اُن کا بچہ اُن سے چھین لیا گیا ہے۔

پیدائش کا اندراج کن بین الاقوامی قوانین کے ضمرے میں آتا ہے؟

پیدائش کے اندراج کے حوالے سے سب سے اہم بین الاقوامی دستاویز معاہدہ برائے حقوق اطفال ہے جو کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے 1989ء میں منظور ہوا اور اسے ستمبر

1990ء میں نافذ العمل کیا گیا اور اسی برس پاکستان نے اس دستاویز پر دستخط کیے اور اس کی توثیق کی۔ اس معاہدے کے تمام فریق ممالک یعنی کہ جنہوں نے اس پر دستخط کیے، بشمول پاکستان، اس بات پر متفق ہوئے، جس کا ذکر مسودے کی دفعہ 7 میں کیا گیا ہے۔

''پیدائش کے فوراً بعد بچے/ بچی کا اندراج کیا جائے گا اور اُسے اپنی پیدائش سے ہی نام رکھے جانے کا حق، قومیت کا/ قوم سے تعلق رکھنے (ملک) کا حق اور جہاں تک ممکن ہوا پنے والدین کو جاننے اور ان کی جانب سے خیال رکھے جانے کا حق حاصل ہے۔''

پیدائش کے اندراج کا ذکر معاہدہ برائے حقوق اطفال کے علاوہ دیگر بین الاقوامی قوانین اور دستاویزات میں بھی ملتا ہے۔

پاکستان میں پیدائش کے اندراج کی شرح کم ہونے کی بنیادی وجوہات کونسی ہیں؟

ایک تحقیق کے مطابق پیدائش کے اندراج کی شرح کم ہونے کی بنیادی وجوہات میں سے ایک والدین میں اپنے بچوں/ بچیوں کے لیے اس کی اہمیت کا ادراک نہ ہونا ہے۔

پاکستان میں عمومی طور پر پیدائش کے بروقت اندراج کی صورت میں فوائد اور اس کے سرٹیفکیٹ کے نہ ہونے کی صورت میں ممکنہ خطرات کے بارے میں شعور میں کمی پائی جاتی ہے۔ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو کہ یا تو اس سہولت سے آگاہی نہیں رکھتی یا پھر پیدائش کے اندراج کے طریقہ کار سے واقفیت نہیں رکھتی۔ کچھ والدین ایسے بھی ہیں جو کے اپنے بچوں/ بچیوں کی روزمرہ کی ضروریات کو ہی اہمیت دیتے ہیں اور اسی وجہ سے پیدائش کے اندراج کی ضرورت پڑنے پر ہی اس کے لیے بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ غربت، تعلیم کی کمی اور مجموعی نظام کی خرابیاں بھی پیدائش کے اندراج کی شرح کم ہونے کی وجوہات میں شامل ہیں۔

پاکستان میں اندراج پیدائش کا پس منظر

قانون کے تحت بچے کے وجود پہچان اور معاشرے میں اُس کی انفرادی حیثیت کو سرکاری سطح پر تسلیم کیے جانے کے لیے اندراج پیدائش پہلا قدم ہے۔ اس عمل سے اس کے لیے ایک نام، ایک شناخت اور ایک قومیت کے لیے اس کے بنیادی حق کے تحفظ کا یقین ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں اندراج پیدائش کی شرح بہت ہی کم بتائی جاتی ہے ایک اندازے کے مطابق نوزائیدہ بچوں کی ساٹھ سے ستر فیصد تعداد رجسٹریشن سے محروم رہتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نہ صرف یہ معاشرے کے اندر بھی کسی شمار میں نہیں ہوتے بلکہ خاص طور پر کسی جنگ کے بعد کھو جانے یا اغواء ہو جانے کی صورت میں ان کی پہچان ایک پیچیدہ مسئلہ بن سکتی ہے۔

ترقی پذیر معاشروں میں جہاں ایک بچے کی تاریخ پیدائش کی معلومات کوئی اہمیت نہیں رکھتیں وہاں سرکاری ریکارڈ میں وہ ناقابل اعتبار عمروں کے ساتھ زندگی گزار دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ سکول میں مناسب درجہ میں داخلہ کے لیے اہلیت کے تخمینے، بیماری کی صورت میں موثر طبی تشخیص اور علاج مقابلہ کے امتحانات میں بیٹھنے کے مواقع، ملازمت اور ان کھیلوں میں حصہ لینے، جہاں عمر کا تعین پہلی شرط ہوتی ہے۔ جیسے بنیادی فوائد سے محروم ہو جاتے ہیں۔ عمر کے صحیح تعین میں غلطیاں، اس معاشرے میں جہاں جائیداد کی ملکیت کے مسائل ہوں۔ وراثت کے تنازعات کو ہوا دیتی ہیں۔ ایک بچے کی صحیح تاریخ پیدائش سے لاعلمی، نابالغ لڑکیوں کی اوائل عمری میں شادی، بچوں کی مشقت اور بچوں کے جنسی استحصال جیسے مسائل کو جنم دیتی ہے۔

صوبائی اور مقامی حکومت کے محکموں کے متعلقہ حکام سے تبادلہ خیال کے دوران اندراج پیدائش کے صوبہ وار جمع کردہ تخمینی اعداد وشمار، اندراج پیدائش کی شرح میں نمایاں فرق ظاہر کرتے ہیں۔

جیسا کہ ذیل کے شیڈول میں دیا گیا ہے۔

پاکستان میں پیدائش کے اندراج کی شرح، صوبائی اور علاقائی

پنجاب	2007-08	77%
سندھ	2003-04	20%
خیبر پختونخواہ	2008	20%
بلوچستان	2004	1%
قبائلی علاقہ جات فاٹا	2007-08	1%
آزاد جموں وکشمیر	2007-08	24%

پنجاب میں ضلع وار شرح اندراج پیدائش

شرح اندراج پیدائش	ضلع	ڈویژن	نمبر شمار
42.5	بہاولپور	بہاولپور	1
76.8	بہاولنگر		2
49.2	رحیم یار خان		3
13.0	ڈیرہ غازی خان	ڈیرہ غازی خان	4
69.5	لیہ		5
47.5	مظفر گڑھ		6
17.0	راجن پور		7
94.5	فیصل آباد	فیصل آباد	8
81.5	چنیوٹ		9
69.8	جھنگ		10
94.8	ٹوبہ ٹیک سنگھ		11
93.8	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	12
93.8	گجرات		13
88.0	حافظ آباد		14
93.1	منڈی بہاؤالدین		15
93.4	نارووال		16
95.9	سیالکوٹ		17
89.2	لاہور	لاہور	18
82.0	قصور		19
89.0	ننکانہ صاحب		20
89.8	شیخوپورہ		21
48.5	ملتان	ملتان	22
90.3	خانیوال		23
68.3	لودھراں		24
81.8	وہاڑی		25
88.1	ساہیوال	ساہیوال	26
74.9	پاکپتن		27
88.6	اوکاڑہ		28
87.3	راولپنڈی	راولپنڈی	29
90.6	اٹک		30
94.2	چکوال		31
94.6	جہلم		32
86.3	سرگودھا	سرگودھا	33
76.1	بھکر		34
91.0	خوشاب		35
86.6	میانوالی		36
77.1	ٹوٹل		

Ref: MICS Punjab 2011, Provincial Report V-I (Page 212)

بچوں کی اندراج پیدائش۔۔۔اسلامی پس منظر

سورۃ حجرات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

یایھا الناس انا خلقنکم میں ذکر انثی و جعلنکم شعوبا و قبایل لتعارفوا ن اکرمکم عند اللہ اتقکم ان اللہ علیم خبیر

اے لوگوں تمہیں ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا اور تمہاری مختلف قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم آپس میں پہچان کر سکو۔

مندرجہ بالا آیت سے ظاہر ہے کہ اسلام میں ہر ذات، خاندان، گروہ اور قوم کی الگ پہچان کو لازم قرار دیا ہے۔ چونکہ اسلام میں حقوق العباد کی ادائیگی، حیات انسانی کا اہم ترین مقصد ہے اس کے لیے اسلام انسانوں کی الگ پہچان کو کلیدی مقام دیتا ہے۔ حضرت آدمؑ کو اشرف المخلوقات کا درجہ دینے کے لیے اسباب میں آدمؑ کا علم الاسما سے اسم اور واضح سبب ہے۔

خود حضور ﷺ کی زندگی میں کئی اہم واقعات انسانوں کے ناموں کے حوالے سے روایت میں یہاں تک کہ آپ گھوڑوں، تلواروں اور اونٹنیوں کا بھی ایک خاص نام رکھ لیتے تھے۔

ایک مرتبہ کسی شخص نے آپ کو ''ابوالقاسم'' کہہ کر پکارا۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ وہ انہیں اسم محمد ﷺ سے پکاریں۔

حضور ﷺ کا طریقہ تھا کہ بچے کی پیدائش پر اس کے کان میں اذان دیتے تھے اور اسے کوئی میٹھی چیز کھلا دیتے تھے اور اس کے فوراً بعد بچے یا بچی کا نام تجویز فرماتے تھے۔

مندرجہ بالا واقعات بچوں کو الگ پہچان دلانے کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ بچوں کی پیدائش کی باقاعدہ رجسٹریشن کا آغاز حضرت عمرؓ کے زمانے سے کیا گیا۔ جس کے تحت بیت المال سے بچوں کے لیے روزینے مقرر کیے اور مستحق اور بے سہارا بچوں کے لیے دودھ کی فراہمی کا انتظام کیا گیا۔

اسلام نے آج سے 1400 سال پہلے بچوں کے بنیادی حقوق بشمول نام، ولدیت اور خاندان متعارف کرائے۔ تعارف کی حد تک ہر بچے کا نام، ولدیت، نسب، والد کا پیشہ اور تاریخ پیدائش کا لکھنا اور اسے رجسٹرڈ کرانا بہت اہم ہے۔ بچہ اگر مردہ پیدا ہو جائے تو اس کا بھی نام رکھنا چاہیے۔

دراصل نام رجسٹرڈ کرنے میں اس سے بھی زیادہ فائدے ہیں۔ کل اگر مورث کے ترکے کی تقسیم کا معاملہ پیش آئے تو وارثوں کو نام، ولدیت وغیرہ کی رجسٹریشن سے کافی سہولت ہو گی۔ ورنہ اپنا حق جتانے میں اسے ہزار جتن کرنے پڑیں گے۔ اس لیے ضروری ہے کہ بچوں کی پہچان و تعارف کے حق کا بذریعہ اندراج پیدائش تحفظ کیا جائے۔ اس کے لیے پیدائش کے فوراً بعد اچھا نام تجویز کیا جائے اور اس کا نام، قومیت، تاریخ پیدائش، ولدیت وغیرہ درج کیا جائے۔ یہ ایک قومی مذہبی اور اخلاقی فریضہ ہے جس سے بچے کا تشخص یقینی ہو جاتا ہے۔ بچوں کی خرید و فروخت، اغوا اور ان کے استحصال کی صورت میں قانون بچوں کے وجود کو مان کر اس کی امداد کو پہنچ جاتا ہے۔

اسلام اطاعت امیر کا حکم دیتا ہے۔ حکومتی اداروں کے ساتھ تعاون کر کے بچوں کو پیدائش کے فوراً بعد رجسٹرڈ کرانا ہم سب کا دینی فرض بن جاتا ہے۔ قرآن کریم ''اطیعو اللہ واطیعو الرسول واولی الامر منکم'' کے حکم کے علاوہ ہمارے سامنے تعاونوا علے البر والتقوی'' کا درخشندہ اصول رکھ چکا ہے اور چونکہ بچوں کا تحفظ، ان کی نشوونما ترقی اور تعلیم و تربیت نیکی ہے اس لیے بچوں کا اندراج پیدائش ہمارا دینی فریضہ بھی ہے۔

پاکستان میں اندراج پیدائش کیلئے/آئینی/نظامی/قانونی ڈھانچہ اور طریق کار کیا ہے؟

پاکستان میں اندراج پیدائش سمیت رجسٹریشن کیلئے متعدد قانون ضوابط ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

---پیدائش، اموات اور شادیوں کی رجسٹریشن کا ایکٹ 1889ء

---چھاؤنیوں (Contonments) کا ایکٹ 1924

---بلدیاتی نظم و نسق کا آرڈیننس 1960

---قومی رجسٹریشن ایکٹ 1973

---نادرا (نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی) آرڈیننس 2000

---لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001

---پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013

یہ قوانین بچوں کی رجسٹریشن کیلئے طریقہ کار کی وضاحت کے ساتھ بڑا واضع خاکہ فراہم کرتے ہیں جو یونین کونسلوں کیلئے اندراج پیدائش کے کام کو قانونی تحفظ دیتے ہیں۔ لیکن ان قوانین کے نفاذ کے طریق کار میں نہ صرف ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں اختلاف ہے بلکہ ایک ہی صوبے کے اندر بھی مختلف طریق ہائے کار موجود ہیں۔ صوبہ بھر میں ایک

ہی طریقہ کار کو اپنانے کے لئے زیر نظر ضمنی قوانین لاگو کئے جائیں گے۔

بچوں کی اندراج کے متعلق اقوام متحدہ کے بچوں کے حقوق معاہدہ (سی آر سی) کے تحت بین الاقوامی منظر کیا ہے؟

بچے کے اولین حق............زندگی کیلئے فطری حق۔۔۔۔جو بچوں کے کنونشن کے آرٹیکل نمبر 6 میں درج ہے۔ وہ ایک قانونی شناخت ہے جو زندگی کے لیے ارتقاء اور انسانی عظمت کے لیے لازمی ہے آرٹیکل نمبر 7 درج ہے۔

1۔ بچوں کو پیدائش کے فوراً بعد درج ہونا چاہیے اور اپنے پیدائش کے دن سے ہی ایک نام ایک قومیت کے حصول کا حق اور جہاں تک ممکن ہو اسے اپنے والدین کو جاننے اور والدین کی طرف سے نگہداشت کا حق ملنا چاہیے۔

2۔ ریاستی محکموں کو اس امر کا یقین کر لینا چاہیے کہ ملکی قوانین کے اندر بچوں کو یہ حقوق حاصل ہیں اور اس ضمن میں مناسب بین الاقوامی ضوابط کے تحت یہ محکمے اور ذمہ داریاں پوری کرتے ہیں۔ بالخصوص ان حالات میں جب بچے اپنے ملک میں نہ ہوں۔

۔۔۔۔۔اندراج پیدائش نہ صرف ایک شہری کا حق اور فرض ہے جو اسے ایک نام اور ایک شناخت عطا کرتا ہے اور حکومت کی طرف سے ملنے والی بنیادی مراعات اور تحفظ کا ضامن ہوتا ہے۔ بلکہ یہ دوسرے لوگوں کی طرف سے ہونے والے استحصال اور بدسلوکی کے خلاف ایک ڈھال بھی ہے۔

۔۔۔۔۔اندراج پیدائش پر زور دینے کے لیے بچوں کے حقوق کے کنونشن کے آرٹیکل نمبر 8 یوں تحریر ہے۔

ا۔ حکومتی ادارے بچے کے حقوق کی ذمہ داری لیتے ہیں تاکہ اسے اس کی شناخت، قومیت نام اور خاندانی تعلقات کا اس طرح تحفظ مل سکے۔ اس کے بغیر کسی غیر قانونی مداخلت کے قوانین کے تحت ملنا چاہیے۔

۲۔ جب بچے سے اپنی پہچان کے کچھ یا تمام عناصر غیر قانونی طور پر چھین لیے جاتے ہیں تو حکومت کو چاہیے کہ اس کی شناخت جلد از جلد فراہم کرنے کی غرض سے موزوں تعاون اور تحفظ فراہم کرے۔

۔۔۔۔بچوں کے حقوق کے کنونشن کی حالیہ توثیق نے اندراج پیدائش کو ایک ایسے بنیادی حق کی حیثیت سے سمجھنے کی جانب رہنمائی کی ہے۔ جس کا ایک فرد کی سماجی، ثقافتی، سیاسی اور اقتصادی زندگی کے معیار پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔

اندراج پیدائش کے ضمن میں چند بین الاقوامی طریقہ کار رہائے کی مثالیں

ایک اندازے کے مطابق ساری دُنیا میں تقریباً چار کروڑ یعنی کل پیدائش کے ایک تہائی بچوں کی رجسٹریشن نہیں ہو پاتی اور ایشیا میں نئے پیدا ہونے والے بچوں میں ساٹھ فیصد سے زائد کی رجسٹریشن ہوتی ہے۔ یہ چونکا دینے والے اعداد و شمار ہیں۔ جو انفرادی محرومیوں، شہریت سے عار ہونے، بے چارگی نیز تعلیم اور صحت کے نظام سے محرومی اور فرد کے غلط استعمال کے خطرات پر منتج ہوتی ہیں۔

چین:

چین ترقی میں ایک اُبھرتی ہوئی اور بچوں کے حقوق کے کنونشن کی توثیق کرنے والی ریاستوں میں سے ایک ہونے کی حیثیت سے بچے کے تحفظ، نشوونما اور معاشرے کا حصہ بننے کے حقوق کو اپنے عمومی اصول، ضوابط میں سنجیدگی سے لیتا ہے۔ چین میں بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کی رجسٹریشن اور اس کی شہریت کی پہچان کے لیے قوانین وضوابط میں بہتری پیدا کرتے ہوئے اسے ملکی آئین کے حصہ کے طور پر استعمال میں لایا جا رہا ہے۔

بچے کی اندراج پیدائش کی تکمیل کے لیے گھر کے سربراہ کسی رشتہ دار یا واقف کار ہمسائے کے لیے لازم ہے کہ بچے کی پیدائش کے تیس دن کے اندر اس علاقے میں جہاں بچہ مستقبل رہائش پذیر ہے اس واقعے کی اطلاع متعلقہ رجسٹریشن کے دفتر میں جا کر دے عوامی جمہوریہ چین کے قومیت کے قانون کے مطابق چین میں پیدا ہونے والا ہر وہ بچہ جس کے والدین میں سے دونوں چینی یا ان میں سے ایک چینی قومیت کا حامل ہے تو اس بچے کو چین کی شہرت ملے گی۔ چین میں مختلف سطحوں کے امن وامان بحال رکھنے والے ادارے اندراج پیدائش کیلئے بگا اختیار مجاز حاکم ہیں۔ مرکزی سطح پر اس کام کی نگرانی عوامی تحفظ کی وزارت کے تحت گھریلو رجسٹریشن کی انتظامیہ ڈویژن کرتا ہے۔

انڈونیشیا

انڈونیشیا میں اندراج پیدائش کی شرح بھی 50 سے 60 فیصد سے زائد نہیں۔ وہاں قوانین پر عمل درآمد میں کئی ایک کمزوریاں ہیں۔ جس کا پس منظر اس کے نوآبادیاتی دورے سے متعلق ہے۔ اندراج پیدائش اور اس کی تصدیق کی مقابلتاً کم شرح کی اصل وجہ انڈونیشیا میں بہت اہم اور قانونی حیثیت کی حامل وہ دستاویزات کی اہمیت ہے۔ یعنی قومی شناختی

کارڈ(KTP) اور خاندان کے اتحاد کا کارڈ(KSK) جن کا اجراء دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپانیوں کے تسلط کے وقت ہوا تھا۔ اندراج پیدائش کے اجراء کے اختیارات وزارت داخلہ کو حاصل ہیں۔ البتہ اب کچھ اہم تبدیلیاں عمل میں آئی ہیں۔حکومت کے 1998ء کے ضابطہ نمبر 31 اور 1999ء کے علاقائی حکومت کے ایک ایکٹ نمبر 22 باعث مرکزی حکومت کے ذمہ دستاویزات کے کچھ کام مقامی حکومت کو منتقل ہو رہے ہیں۔

فلپائن

فلپائن میں شہری رجسٹریشن کے نظام کا آغاز 1898 میں ہوا جب فلپائن کے عوام نے سپین کے خلاف انقلاب برپا کیا۔ ازاں بعد بہت سے قوانین وضوابط کا اجراء ہوا جن کے باعث اس نظام کو موجودہ شکل میں دیکھا جا سکتا ہے۔قومی شماریات کے دفتر(NGO) کا سربراہ سول رجسٹرڈ جنرل ہے قوانین کے تحت ایکٹ نمبر 3753 کی رو سے دو مقامی شہری رجسٹریشن کے پروگرام، سرگرمیوں اور کارروائیوں کی نگرانی کا ذمہ دار ہے اور کسی بھی شہری کی حیثیت کے متعلق اسے سٹیفکیٹ کے اجراء کا اختیار ہے۔
رجسٹریشن کا بنیادی یونٹ کسی علاقے آبادی کی قید سے آزاد ایک شہر یا بلدیہ ہے۔ اس وقت فلپائن میں 1607 شہری اور بلدیات ہیں اور اسی تعداد میں رجسٹریشن کے مراکز ہیں۔ جو سول رجسٹری کے دفاتر کہلاتے ہیں۔ قانون کے تحت پیدائش، موت اور شادی کی رجسٹریشن لازمی ہے ان میں سے کسی ایک عمل سے عملاً غفلت ایک جرم تصور کی جاتی ہے اور ہر اس شخص پر جو سول رجسٹریشن کے قوانین کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا اسے اس جرم کے مطابق جرمانہ کیا جاتا ہے۔

سری لنکا

سری لنکا میں شہری رجسٹریشن کیلئے جو سب سے پہلے قانونی ڈھانچہ تیار کیا گیا۔ وہ 1815 میں تیار کردہ ضابطہ نمبر 7 تھا۔ جو اس جزیرہ کے برطانوی راج کے آنے پر مقامی پروٹیسٹنٹ لوگوں کی شادیوں کی رجسٹریشن کیلئے تھا۔ اس کے بعد 1822ء میں ضابطہ نمبر 9 تیار کیا گیا۔ جس کے تحت پر امن اضلاع کے اندر مقامی اور غیر یورپی باشندوں کے لیے شادی اور اندراج پیدائش ہوتی تھی۔

---سری لنکا شہری رجسٹریشن کے کام کی ذمہ داری رجسٹرار جنرل کا محکمہ انجام دیتا ہے جس کے تحت محکمہ کے تمام تر قانونی اور انتظامی امور کو نپٹانے کیلئے تین نائب(Deputy) رجسٹرار اور سات معاون(Assistant) رجسٹرار ہیں۔ ملک نو صوبوں پر مشتمل ہے اور ہر صوبہ کی شناخت ایک الگ انتظامی حلقہ کی حیثیت سے ہوتی ہے۔ رجسٹرار جنرل کی منظوری سے مشروط ہر زون یعنی صوبہ کے لیے ایک ڈپٹی یا اسسٹنٹ رجسٹرار کی تقرری ہوتی ہے تا کہ مرکز کے بوجھ کی نچلی سطح پر مزید تقسیم کی جا سکے۔
---زندہ جنم لینے والے ہر بچے کے ماں باپ، بچے کی پیدائش کے 42 دن کے اندر اندر ڈویژن کے رجسٹرار کو اس واقعہ کی اطلاع دینے کے ذمہ دار ہیں۔ اگر وہ انتقال کر جائے یا بیماری کی بنا پر یا کسی اور معقول وجہ سے ایسا نہیں کر سکتے تو کوئی بھی ایسا شخص جو اس موقع پر موجود یا وہ فرد جس کی تحویل میں بچہ ہو۔ اطلاع پہنچانے کا ذمہ دار ہوگا۔ رجسٹریشن میں تاخیر ہو جانے کی شکل میں ایک تحریری بیان دیا جائے گا جس کی تصدیق رجسٹرار کی منظوری دے گا۔
---اس بات کی تسلی کے لیے کہ کوئی واقعہ بھی رجسٹریشن کے بغیر نہیں رہتا سرکاری ہسپتالوں کے میڈیکل افسران اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ وہ ہسپتالوں کے اندر جنم لینے والے بچوں کا اندراج کرائیں۔ بچے کو متبنی بنانے والے جوڑوں پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ بچے کی اندراج پیدائش کیلئے درخواست دیں۔
----سری لنکا ایشیا میں شرح خواندگی کے لحاظ سے سرفہرست ہے آبادی کا بیشتر حصہ رجسٹریشن کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ ہے۔ سری لنکا میں شہری رجسٹریشن کی تاریخ بڑی قدیم ہے اور گزشتہ پچاس سالوں سے بڑی کامیابی کے ساتھ اس پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔

بنگلہ دیش:

بنگلہ دیش میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی ادارہ 1996 سے یونیسیف کے اشتراک سے پیدائش کے اندراج پر کام کر رہا ہے۔ 7 دسمبر 2004ء بنگلہ دیشی پارلیمنٹ نے Birth & Death Registration Act 2004 کے نام سے ایک قانون پاس کیا۔ 2006 میں بنگلہ دیش کی شرح اندراجِ پیدائش 9.8 فی صد تھا، بہتر قانون سازی، اداروں کے درمیان معلومات کا تبادلہ، افسران کی تربیت اور ڈیجیٹل رجسٹریشن کی وجہ سے 2009 میں 53.6 فی صد پر پہنچ گیا۔

یوگنڈا:

یوگنڈا میں پیدائش و اموات اُنکے مقامی ایکٹ 309 کے تحت رجسٹر کیے جاتے ہیں، اس کے مطابق تمام بچوں کو تین ماہ کے اندر رجسٹرڈ کروایا جاتا ہے، ایک اندازے کے مطابق یوگنڈا میں ہر سال 1.4 ملین بچے پیدا ہوتے ہیں، جس میں صرف چند ہی رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ یوگنڈا گورنمنٹ نے بھی یونیسیف کے تعاون سے موبائل برتھ رجسٹریشن کا نظام متعارف کروایا ہے۔

No. SO.LPs(LG)/CPP/15
Government of the Punjab
Local Govt. & Community Development Department

Dated Lahore, the 07th January, 2015

To

All Administrators Union Councils,
In Punjab.

SUBJECT: ADOPTION OF BIRTH/DEATH REGISTRATION BYE-LAWS 2015 IN ALL UNION COUNCILS OF PUNJAB

With reference to the subject cited above, the competent authority in Local Government & Community Development Department,Government of the Punjab has approved the Birth/Death Registration Bye-Laws 2015 to facilitate the communities regarding registration of Birth & Death events in the province.

2. You are hereby directed to adopt these bye-laws in your respective union councils with immediate affect under intimation to LG&CD department Punjab.

3. This may be treated as the most important.

Khalid Masood Chaudhary
Secretary LG&CDD

Cc:

1. The Director General Public Relations, Punjab
2. All the District Coordination Officers in Punjab
3. The Director (CD&T) Directorate General ,LG&CD Punjab
4. All the Divisional Directors LG&CD in Punjab
5. The Director, Punjab Local Government Academy, Lalamusa
6. All the District Officers (CO) in Punjab to ensure its implementation in letter and spirit under intimation to the LG&CD department Punjab
7. PS to Secretary, Govt. of the Punjab, LG&CD Department.
8. PA to The Director General LG&CD Punjab
9. PA to Additional Secretary (Dev), Govt. of the Punjab, LG&CD Department.

Section Officer (LG)

یونین کونسلز (ماڈل) بائی لاز بابت

اندراج پیدائش / اموات

2015

نوٹیفکیشن

نمبرونام یونین کونسل --------------------

تحصیل/ٹاؤن -------------------- ضلع --------------------

میں مسمی۔ --بطور ایڈمنسٹریٹر، بفراہمی اختیارات زیر دفعہ 192 (2) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 شیڈول پنجم کے حصہ دوئم اور زیر دفعہ (d)76 اور 179-A کے تحت پیدائش /اموات کے بائی لاز منظور کر کے عوام کی آگاہی کے لئے مشتہر کیے جاتے ہیں۔

حصہ اول

1- مختصر نام، اطلاق اور آغاز نفاذ۔

i- ان بائی لاز کو یونین کونسل -------------- تحصیل/ٹاؤن ---------------------- ضلع ----------------- کے بائی لاز بابت رجسٹریشن پیدائش/اموات 2015 کہا جائے گا۔

ii- ان بائی لاز کا اطلاق یونین کونسل --------------------پر ہوگا۔

iii- ان بائی لاز کا نفاذ مورخہ --------------------سے ہوگا۔

2- تعریفات۔

سیاق وسباق اور نفس مضمون کی شرط کے ساتھ مندرجہ ذیل الفاظ کے وہی معنی لئے جائیں گے جیسا ذیل میں درج ہیں۔

(i) **رکن اعلی/درخواست دہندہ** سے مراد بچے یا متوفی کا والد، والدہ، دادا، دادی، بہن، بھائی، کوئی قریبی رشتہ دار ہوگا۔

(ii) **ڈسٹرکٹ گورنمنٹ** سے مراد وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے جس کے ایریا میں یونین کونسل واقع ہے۔

(iii) **فارم** سے مراد وہ فارم ہے جو ان قوانین کے ساتھ منسلک ہیں۔

(iv) **حکومت** سے مراد حکومت پنجاب ہے۔

(v) **ناظم یا ایڈمنسٹریٹر** سے مراد متعلقہ یونین کونسل کا ناظم یا ایڈمنسٹریٹر ہے اور اس کا مطلب

وہی ہے جو پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

(vi) نادرا سے مراد نیشنل ڈیٹا بیس اور رجسٹریشن اتھارٹی ہے جس کو وفاقی حکومت نے قائم کیا ہوا ہے۔

(vii) آرڈیننس سے مراد پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 ہے۔

(viii) فارم سے مراد متعلقہ فارم ہیں جن کی صراحت شق (iii) میں کی گئی ہے۔

(ix) رجسٹرار سے مراد متعلقہ سیکرٹری یونین ایڈمنسٹریشن ہے جس کو متعلقہ ناظم یا ایڈمنسٹریٹر نے ان بائی لاز کے تحت پیدائش و اموات اندراج کے لیے مقرر کیا ہو۔

(x) یونین کونسل سے مراد ایسا مقامی ایریا ہے جسکی تعریف آرڈیننس میں کی گئی ہے۔

(xi) یونین ایڈمنسٹریشن سے مراد متعلقہ یونین کونسل کی انتظامیہ ہے جسکی تعریف آرڈیننس میں کی گئی ہے۔

3- پیدائش و اموات کے فارم۔

ان بائی لاز کے ساتھ جو فارم منسلک ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فارم ۔A	درخواست فارم برائے اندراج پیدائش
فارم ۔A-I	اندراج رجسٹر برائے پیدائش
فارم-B	درخواست فارم برائے اندراج موت
فارم-B-I	اندراج رجسٹر برائے موت
فارم-C	اجراء سرٹیفکیٹ برائے پیدائش
فارم-D	اجراء سرٹیفکیٹ برائے موت
فارم-E	رجسٹر اجراء نقول پیدائش و موت
فارم-F	اندراج پیدائش و اموات کی ماہانہ رپورٹ
فارم-G	نکاح رجسٹرار کے لیے لائسنس کا فارم

حصہ دوئم

4- رجسٹریشن کو موثر بنانے کیلئے یونین ایڈمنسٹریشن کے فرائض:۔

(i) اِن بائی لاز کے تحت یونین ایڈمنسٹریشن یونین کونسل کی حدود میں رہائش پذیر لوگوں کے ہاں ہونے والی پیدائش واموات کی رجسٹریشن کرے گی۔

(ii) ناظم / ایڈمنسٹریٹر، یونین ایڈمنسٹریشن کے کسی ایک سیکرٹری کا بطور رجسٹرار پیدائش واموات مستقل بنیادوں پر تقرر کرے گا جو اِن بائی لاز کے مطابق تمام متعلقہ امور بابت اندراجات پیدائش واموات سرانجام دینے کا پابند ہوگا۔

(iii) رجسٹرار پیدائش واموات کے رجسٹروں کو جو ان بائی لاز کے تحت مرتب کئے جائیں گے دوسرے ریکارڈ کے ساتھ رجسٹریشن کے دفتر میں حفاظت سے رکھے گا۔ اور ان کی مصدقہ نقول مجوزہ فارم پر جاری کرے گا۔

(iv) یونین ایڈمنسٹریشن اپنی حدود میں واقع ہر گاوں میں پیدائش واموات کے اندراج کے لیے گاؤں کے نکاح رجسٹرار کو اس کام کے لیے لائسنس جاری کرسکتی ہے بشرطیکہ وہ درج ذیل شرائط پوری کررہا ہو۔

(a) اس علاقہ کا مستقل رہائشی ہو۔

(b) اچھی شہرت رکھتا ہو

(c) عمر تیس سال سے زائد ہو۔

(v) یونین ایڈمنسٹریشن نکاح رجسٹرار کو مطلوبہ رجسٹر، مہر، فارم اور سٹیشنری وغیرہ بلا معاوضہ مہیا کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔

(vi) ایسا نکاح رجسٹرار جس کو پیدائش واموات کا لائسنس جاری ہوا ہو وہ یونین کونسل کی حدود میں مقرر کردہ جگہ پر پیدائش واموات کی اطلاعات متعلقہ فارم پر وصول کرے گا اور مقررہ جگہ کے باہر پیدائش و اموات کے اندراج کی تختی آویزاں کرے گا۔

(vii) نکاح رجسٹرار سات یوم کے اندر پیدائش واموات کے وصول شدہ درخواست فارم اور رجسٹر لے کر متعلقہ رجسٹرار / سیکریٹری کے پاس آئے گا اور تمام اندراجات یونین ایڈمنسٹریشن کے رجسٹر میں درج کروائے گا۔ اور اپنے رجسٹر کے آخری اندراج پر رجسٹرار / سیکرٹری کے دستخط حاصل کرے گا۔

(viii) نکاح رجسٹرار پیدائش اور اموات کے ریکارڈ کی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا۔

(ix) ناظم / ایڈمنسٹریٹر، رجسٹرار یا نکاح رجسٹرار کے دفتر اور تمام ریکارڈ کی نگرانی اور حفاظت کی ذمہ داریوں میں مکمل طور پر شامل ہوگا۔ اور اس ضمن میں مطلوبہ رپورٹس (اگر کوئی ہو) بھجوانے کا ذمہ دار ہوگا۔

5 ۔ سیکریٹری / رجسٹرار کی غیر حاضری / تبدیلی / پوسٹ کا خالی ہونا۔

رجسٹرار کی غیر حاضری یا عارضی طور پر جگہ خالی ہونے کی صورت میں ناظم / ایڈمنسٹریٹر فوری طور پر کسی دوسرے سیکرٹری کو اس کام کے لئے نامزد کرے گا۔ بصورت دیگر وہ سیکرٹری جس کو یونین انتظامیہ کا پرنسپل اکاؤنٹنگ آفیسر متعین کیا گیا ہو رجسٹرار کے طور پر اس غیر حاضری (جو بھی صورت ہو) میں رجسٹرار کے فرائض سرانجام دیگا۔

حصہ سوئم

اندراج پیدائش

-6 پیدائش کی رپورٹ کرنے کی ذمہ داری اور اس کا طریقہ کار۔

(i) گھر کا رکن اعلی اپنے گھر میں بچے کی پیدائش واقع ہونے کے 60 یوم کے اندر یونین کونسل کے دفتر میں اندراج کروانے کا پابند ہوگا۔ رکن اعلی کے علاوہ بچے کا کوئی قریبی رشتہ دار یا یونین کونسل کا کوئی مستقل رہائشی بھی پیدائش کے اندراج کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔

(ii) پیدائش کے اندراج کی درخواست دینے کے لئے تصریح کردہ فارم "A" استعمال کیا جائے گا جو کہ دفتر یونین کونسل، دفتر نکاح رجسٹرار، بنیادی مرکز صحت، زچہ بچہ سنٹر، ہیلتھ سنٹروں اور سرکاری ہسپتالوں سے مفت دستیاب ہوگا۔ اور یونین ایڈمنسٹریشن یہ فارم بلا معاوضہ مہیا کرے گی۔

(iii) درخواست دہندہ کے لئے لازم ہوگا کہ درخواست فارم پر کرے گا اور اندراج کے کوائف کی تصدیق کرتے ہوئے اپنے دستخط یا نشان انگوٹھا ثبت کرے اور اپنا کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ نمبر درج کرے۔ اگر درخواست دہندہ ان پڑھ ہوگا تو سیکریٹری یا نکاح رجسٹرار فارم خود پُر کرے گا اور اسے پڑھ کر سنائے گا اور متعلقہ شخص سے نشان انگوٹھا حاصل کرے گا

(iv) درخواست فارم وصول کرنے کے بعد سیکرٹری متعلقہ فارم C میں اس پیدائش کو درج کرے گا۔

رجسٹریشن کے بعد سیکریٹری درخواست دہندہ کو رسید جاری کرے گا۔ اور پھر ان اندراجات کو نادرا کے سافٹ ویئر کے ذریعے کمپیوٹر میں جمع کرے گا اور یہ ڈیٹا بیس نادرا کے مقرر کردہ نمائندے کے

ذریعے 10 یوم کے اندر نادرا تک پہنچایا جائے گا۔

(v) کسی یونین کونسل کے رہائشی کے ہاں پیدائش اگر متعلقہ یونین کونسل کے ضلع کی حدود کے باہر کسی زچہ بچہ سنٹر یا ہسپتال یا کسی گھر میں واقع ہوگی تو ایسی صورت میں گھر کا رکن اعلی اس زچہ بچہ سنٹر یا ہسپتال کا سٹیفکیٹ یا گھر میں پیدائش کی صورت میں درخواست بر فارم "A" بمعہ اشٹام پر تصدیق شدہ بیان حلفی خود وگواہان دو عدد ناظم / ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل کو پیش کرے اور اگر ممکن ہو تو حفاظتی ٹیکے کے کارڈ کی فوٹو کاپی بھی پیش کرے گا۔ ناظم/ایڈمنسٹریٹر اس درخواست پر اپنے طور پر انکوائری کرے گا۔ ناظم یا ایڈمنسٹریٹر مطمئن ہو جائے تو اندراج کے تحریری احکامات جاری کرے گا۔ اور سیکریٹری اس کو درج کرے گا۔

(vi) پیدائش کا اندراج بلا معاوضہ کیا جائے گا۔ اندراج پیدائش اور رسید جاری کرنے کے لیے کسی قسم کی فیس یا ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا۔

(vii) نقل یا سٹیفکیٹ فیس اگر کوئی ہو تو اس کو ادا کرنے کی ذمہ داری درخواست دہندہ کی ہوگی۔

(viii) سیکرٹری دوران ماہ درج ہونے والی کل پیدائش واموات کی رپورٹ باقاعدگی سے ہر ماہ متعلقہ ڈسٹرکٹ آفیسر کیمونٹی آرگنائزیشن کو تصریح کردہ فارم F پر مہیا کرے گا۔

7- پیدائش کے تاخیری اندراج کا طریقہ کار۔

(i) پیدائش کے 61 یوم تا سات سال تک ہونے والے اندراج کے لئے درج ذیل دستاویزات متعلقہ ناظم/ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل کو پیش کرے گا۔ اور اندراج میں تاخیر کی وجہ بھی بیان کرے گا۔

(a) درخواست دہندہ اندراج کے لئے درخواست بر فارم- A جمع کروائے گا۔

(b) اشٹام پر تصدیق شدہ بیان حلفی خود وگواہان دو عدد۔ اور

(c) ہسپتال کا جاری کردہ پیدائشی سٹیفکیٹ یا سکول کا سٹیفکیٹ یا حفاظتی ٹیکوں کا کارڈ جس پر تاریخ پیدائش درج ہو دیہی علاقہ کی صورت میں نمبردار سے تصدیق شدہ درخواست۔

(ii) درخواست موصول ہونے پر ناظم/ایڈمنسٹریٹر متعلقہ سیکرٹری کو ریکارڈ پیدائش کی رپورٹ پیش کرنے کو کہے گا کہ وہ رجسٹر میں پہلے سے یہ اندراج نہ ہونے کی تصدیق کرے۔

(iii) اس تصدیق کے بعد ناظم/ایڈمنسٹریٹر اس درخواست پر اپنے طور پر انکوائری کرے گا۔ اور سات یوم کے اندر فیصلہ کرے گا۔ سات سال سے کم تاخیر کی صورت میں مندرجہ بالا دستاویزی ثبوت سامنے

آنے پر ناظم یا ایڈمنسٹریٹر مطمئن ہو جائے تو اندراج کے تحریری احکامات جاری کرے گا۔

(iv) سات سال سے زائد تاخیر کی صورت میں ناظم یا ایڈمنسٹریٹر تحریری طور پر متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ DHQ ہسپتال سے عمر کے تعین کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے درخواست کرے گا۔ اور متعلقہ MS ٹیسٹوں اور اپنے علم اور تجربے کی روشنی میں یہ درخواست وصول ہونے کے 20 دن کے اندر سرٹیفکیٹ جاری کرے گا۔ MS کے سرٹیفکیٹ پر ناظم / ایڈمنسٹریٹر اندراج کرنے کا تحریری حکم سیکرٹری کو دے گا۔ جس پر سیکرٹری اسکا اندراج رجسٹر پر کرنے کے بعد نادرا کمپیوٹر سافٹ وئیر پر کرے گا۔

پیدائش کے اندراج کا شیڈول:

نمبر شمار	نوعیت	مدت	ذمہ داری	درکار وقت
۱	نارمل اندراج	۶۰ یوم	سیکریٹری یونین کونسل	۳ یوم
۲	لیٹ اندراج	۶۱ یوم تا ۷ سال	ایڈمنسٹریٹر / ناظم یونین کونسل	۷ یوم
۳	بعد از معیاد اندراج	۷ سال سے زائد	متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر برائے تصدیق رہائش اور متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ THQ/DHQ برائے تعیناتی عمر	۲۰ یوم

8 ۔ لاوارث بچوں کی رجسٹریشن کا طریقہ کار۔

ایسے بچے جو لاوارث پائے جائیں اور ان کے والدین کے بارے میں کوئی پتہ نہ ہو اور وہ کسی سماجی بہبود کے ادارہ یا کسی مخیّر خداترس شخص کی تحویل میں ہوں تو ایسی صورت میں قانونی طور پر سرپرست مقرر ہونے کے بعد ان کی رجسٹریشن کر دی جائے گی۔ لیکن کیفیت کے کالم میں اس کے سرپرست کا نام درج کر کے ضروری تفصیل بھی دی جائے گی۔

9- بیرون ملک پیدا ہونے والے پاکستانیوں کے بچوں کا اندراج پیدائش۔

کسی پاکستانی شہری کے بچے کی بیرون ملک پیدائش کا اندراج وہاں پر پاکستانی قونصلیٹ میں درج ذیل طریقہ سے ہوگا۔

i۔ درخواست دہندہ اُس ملک میں موجود پاکستانی قونصلیٹ میں پیدائش سے 60 یوم کے اندر اندراج کروائے گا۔

ii- 60 یوم سے زائد تاخیر کی صورت میں درخواست آنے پر مذکورہ قونصلیٹ اپنی تحقیق کے بعد درج کرے گی۔

iii- اندراج کے بعد پاکستانی قونصلیٹ سرٹیفیکیٹ کی کاپی درخواست دہندہ اور حکومت پاکستان کو مہیا کرے گا۔

iv- درخواست دہندہ قونصلیٹ سے اصل سرٹیفکیٹ لے کر اپنی رہائشی یونین کونسل کے ناظم /ایڈمنسٹریٹر کو پیش کرے گا اور ناظم /ایڈمنسٹریٹر مطمئن ہونے کے بعد سکریٹری کو تحریری حکم دے گا اور سیکرٹری اسکا اندراج مقررہ طریقے سے کرے گا۔ اور کیفیت کے کالم میں ضروری معلومات اگر کوئی ہوں تو درج کرے گا۔

حصہ چہارم

اندراج اموات:

10- موت کی رپورٹ کرنے کی ذمہ داری اور اس کا طریقہ کار۔

i- رکن اعلی کسی فرد کی موت واقع ہونے کے 60 یوم کے اندر یونین کونسل کے دفتر میں اندراج کروانے کا پابند ہوگا۔

ii- موت کے اندراج کی درخواست دینے کے لئے تصریح کردہ فارم "B" استعمال کیا جائے گا جو کہ دفتر یونین ونسل، دفتر اسسٹنٹ رجسٹرار، بنیادی مرکز صحت، زچہ بچہ سنٹر، ہیلتھ سنٹروں اور سرکاری ہسپتالوں سے مفت دستیاب ہوگا۔ اور یونین ایڈمنسٹریشن یہ فارم بلا معاوضہ مہیا کرے گی۔

iii- رکن اعلی کے لئے لازم ہوگا کہ وہ درخواست متعلقہ فارم پر پُر کرے گا اور اندراج کے کوائف کی تصدیق کرتے ہوئے اپنے دستخط یا نشان انگوٹھا ثبت کرے اور اپنا شناختی کارڈ نمبر درج کروائے اگر درخواست دہندہ ان پڑھ ہوگا تو سیکریٹری یا نکاح رجسٹرار خود فارم پُر کرے گا اور اسے پڑھ کر سنائے گا اور متعلقہ شخص سے نشان انگوٹھا حاصل کرے گا۔

iv- درخواست فارم وصول کرنے کے بعد سیکرٹری یا نکاح رجسٹرار فارم B-I میں اس موت کو درج کریگا۔ رجسٹریشن کے بعد سیکریٹری یا نکاح رجسٹرار رسید جاری کرے گا۔ فارم B-1 پر یونین کونسل کے علاقہ میں ہونے والی تمام اموات ریکارڈ کی جائیں گی اور پھر ان اندراجات کو نادرا کے

سوفٹ ویئر کے ذریعے کمپیوٹر میں جمع کرے گا۔ یہ ڈیٹا بیس نادرا کے مقرر کردہ نمائندے کے ذریعے نادرا تک پہنچایا جائے گا۔

v۔ کسی یونین کونسل کے رہائشی کے ہاں کسی فرد کی موت اگر متعلقہ یونین کونسل کے ضلع کی حدود کے باہر کسی ہسپتال یا کسی گھر میں واقع ہوگی تو ایسی صورت میں گھر کا رکن اعلیٰ اس ہسپتال کا سرٹیفکیٹ یا گھر میں موت کی صورت میں درخواست بر فارم-B" بمعہ اشٹام پر تصدیق شدہ بیان حلفی خود و گواہان دو عدد ناظم/ ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل کو پیش کرے گا۔ ناظم/ایڈمنسٹریٹر اس درخواست پر اپنے طور پر انکوائری کرے گا۔ اور 15 دن کے اندر فیصلہ کرے گا۔ اگر ناظم یا ایڈمنسٹریٹر مطمئن ہو جائے تو اندراج کے تحریری احکامات جاری کرے گا۔ اگر ناظم یا ایڈمنسٹریٹر انکار کر دے تو درخواست دہندہ متعلقہ ADLG کو اپیل کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں متعلقہ ADLG اپیل کا فیصلہ 30 یوم کے اندر کرنے کا پابند ہوگا۔

vi- اموات کا اندراج بلا معاوضہ کیا جائے گا۔ اندراج اموات اور رسید جاری کرنے کے لیے کسی قسم کی فیس یا ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا۔

vii ۔ اموات کی رجسٹریشن کے بعد سرٹیفکیٹ فیس اگر کوئی ہو تو اس کو ادا کرنے کی ذمہ داری گھر کے رکن اعلیٰ کی ہوگی۔

viii۔ سیکرٹری دوران ماہ درج ہونے والی کل اموات کی رپورٹ باقاعدگی سے ہر ماہ ڈسٹرکٹ آفیسر کیمونٹی آرگنائزیشن کو تصریح کردہ فارم -F پر مہیا کرے گا۔

11- اموات کے تاخیری اندراج کا طریقہ کار۔

وفات کے 60 یوم کے بعد ہونے والے اندراج کے لئے ضروری ہوگا کہ درخواست دہندہ اندراج کے لئے عدالت سے رجوع کرے۔ اور عدالت کا فیصلہ حتمی تصور کیا جائے گا۔

12- بیرون ملک وفات پانے والے پاکستانیوں کا اندراج۔

درخواست دہندہ کسی پاکستانی کے بیرون ملک فوت ہونے پر اس ملک سے جاری ہونے والے موت کے سرٹیفکیٹ کو اور اس ملک میں موجود پاکستانی قونصلیٹ کے ذریعہ تصدیق شدہ سرٹیفکیٹ حاصل کرے گا اور اصل سرٹیفکیٹ کو اپنی رہائشی یونین کونسل میں پیش کر کے موت کا اندراج کروائے گا۔

حصہ پنجم

13- تبدیلی نام کا طریقہ کار اور درستگی و منسوخی اندراجات رجسٹریشن پیدائش یا اموات۔

(i) رجسٹر پیدائش یا اموات میں درج کی گئی معلومات/اندراجات کی درستگی یا تبدیلی کے لئے درخواست دہندہ ناظم/ایڈمنسٹریٹر کو تحریری درخواست دے گا۔ ناظم/ایڈمنسٹریٹر اس درخواست پر اپنے طور پر انکوائری کرے گا۔ اور 15 دن کے اندر فیصلہ کرے گا۔ اگر ناظم یا ایڈمنسٹریٹر مطمئن ہو جائے تو درستگی یا تبدیلی جو بھی صورت ہو کے تحریری احکامات جاری کرے گا۔ اور سیکرٹری/رجسٹرار کے رجسٹر میں ان احکامات (تحریری) کی روشنی میں سرخ روشنائی سے درستگی یا تصحیح کرتے ہوئے اپنا نام اور دستخط بمعہ تاریخ ثبت کرے گا۔ اگر ناظم/ایڈمنسٹریٹر انکار کر دے تو وجوہات کے ساتھ تحریری طور پر حکم نامہ جاری کرے گا، جس کے بعد درخواست دہندہ متعلقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کے پاس اپیل کر سکتا ہے۔

(ii) اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ اپیل کا فیصلہ 30 یوم میں کرنے کا پابند ہوگا۔

(iii) کمپیوٹرائزڈ اندراج ہونے کے بعد جہاں ایسے بچے کے نام کی تبدیلی یا درستگی درکار ہو جس کی عمر سات سال سے زائد نہ ہو تو رکن اعلی ناظم/ایڈمنسٹریٹر یونین ایڈمنسٹریشن کو ایک اسٹام پیپر پر تحریری درخواست دے گا۔ سیکرٹری کی رپورٹ پر ناظم/ایڈمنسٹریٹر مقامی اخبار میں اشتہار دینے کی اجازت دے گا۔ رکن اعلی کی طرف سے مقامی اخبار میں اشتہار دیا جائے گا۔ اخبار کا اشتہار یونین کونسل کے نوٹس بورڈ پر بھی چسپاں کیا جائے گا۔ مطلوبہ اشتہار کے پندرہ دن کے بعد اگر کوئی اعتراض موصول نہ ہو تو ناظم/ ایڈمنسٹریٹر یونین کونسل ایسے نام کی تبدیلی کا حکم صادر کر سکے گا۔ اور سیکرٹری ان احکامات (تحریری) کی روشنی میں سرخ روشنائی سے درستگی کرتے ہوئے اپنا نام اور دستخط بمعہ تاریخ ثبت کرے گا۔

(iii) تبدیلی یا درستگی کی مقررہ فیس اگر کوئی ہو تو اس کو ادا کرنے کی ذمہ داری درخواست دہندہ کی ہوگی۔ اور رقم فیس یونین کونسل کے فنڈ میں جمع کروائی جائے گی۔

(iv) تاریخ پیدائش یا موت، ولدیت، زوجیت یا جائے پیدائش کسی بھی صورت میں تبدیل نہ ہوگی جب

تک کہ کسی عدالت کا فیصلہ موجود نہ ہو۔

(v) منسوخی اندراجات رجسٹریشن پیدائش یا اموات کے لئے ضروری ہوگا کہ درخواست دہندہ عدالت سے رجوع کرے۔ اور عدالت کا فیصلہ حتمی تصور کیا جائے گا۔

(vi) کسی بھی قسم کی تبدیلی کی اطلاع متعلقہ DO(CO) کو ہر ماہ فراہم کی جائے گی۔

14- پبلک کی طرف سے اندراج پیدائش و اموات کو چیک کرنے کا طریقہ کار۔

کوئی بھی پاکستانی شہری ناظم / ایڈمنسٹریٹر کے نام تحریری درخواست دے کر اور مقررہ فیس ادا کر کے کسی اندراج کو چیک کر سکتا ہے۔ اندراج چیک کرنے کی درخواستوں کا ریکارڈ ایک علیحدہ رجسٹر فارم-E پر رکھا جائے گا اور رقم فیس یونین کونسل کے فنڈ میں جمع کروائی جائے گی۔ ہر رجسٹرار اپنے دفتر میں مرتب کردہ رجسٹر فارم-E اندراج مقرر شدہ فیس جو کہ مبلغ -/500 روپے ہوگی کی ادائیگی کے بعد کسی بھی شہری کو مقررہ وقت کے اندر ملاحظہ کے لیے پیش کریگا۔ اور فیس وصولی کی رسید بھی جاری کرے گا۔

15- اجراء سرٹیفیکیٹ / نقول و رپورٹ۔

(i) اگر کوئی شہری اندراجات کی نقل کے حصول کیلئے درخواست دے تو مقررہ فیس جو کہ مبلغ -/100 روپے ہوگی وہ درخواست دہندہ سے وصولی کے بعد سیکریٹری اپنے دستخط و مہر کے ساتھ نقل جاری کریگا اور درخواست دہندہ سے نقول رجسٹر (فارم-E) پر نقل وصولی کے دستخط بھی لے گا۔ اور فیس وصولی کی رسید بھی جاری کرے گا۔ اور رقم فیس یونین کونسل کے فنڈ میں جمع کروائی جائے گی۔

(ii) سیکریٹری کسی بھی صورت میں اندراج پیدائش اور اموات کرنے پر کوئی فیس وصول نہ کریگا۔ تاہم نادرا کی طرف سے کمپیوٹرائزڈ سرٹیفیکیٹ کی مقررہ فیس حسب ضابطہ وصول کی جائے گی۔

(iii) متعلقہ سیکرٹری یونین ایڈمنسٹریشن دوران ماہ درج ہونے والی کل اجراء سرٹیفیکیٹ یا نقول کی رپورٹ باقاعدگی سے ہر ماہ ناظم / ایڈمنسٹریٹر کو دے گا۔

16- جرمانہ بابت رپورٹ غلط اندراج / معلومات یا ریکارڈ میں بگاڑ پیدا کرنا۔

کوئی بھی سرکاری اہلکار یا شہری جو ان بائی لاز کی خلاف ورزی یا غلط رپورٹ یا ریکارڈ میں کسی قسم کا بگاڑ پیدا کرے یا اسکا سبب بنے گا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس، قواعد یا کسی بھی دوسرے قانون کے تحت جس میں ایسے عمل کو جرم قرار دیا گیا ہے مستوجب سزا ہوگا۔ اور یہ سزا مذکورہ قوانین میں دی گئی جملہ سزا کی حد تک جا سکے گی۔

17- منسوخی

یونین کونسل ہذا کے سابقہ بائی لاز بابت اندراج پیدائش واموات منسوخ کیے جاتے ہیں۔

دستخط و مہر ناظم/ ایڈمنسٹریٹر

تاریخ____________

یونین

کونسل____________

تحصیل____________

ضلع____________

فارم "A"

درخواست فارم برائے اندراج پیدائش/کمپیوٹرائزڈ پیدائش سرٹیفکیٹ یونین کونسل..................

1- بچے کا نام (اردو).. بچے کا نام (انگلش)..

2- والد کا نام (اردو).. والد کا نام (انگلش)..

والد کا شناختی کارڈ نمبر | | | | | | | | | | | | | |

3- دادا کا نام (اُردو).. دادا کا نام (انگلش)..

4- والد کا نام (اُردو)........................(انگلش ....والدہ کا نام (اردو) ....(انگلش)..........................

والدہ کا شناختی کارڈ نمبر | | | | | | | | | | | | | | (انگلش)........................

5- بچے کی تاریخ پیدائش.................. 6- جائے پیدائش..

7- جنس.................................... 8- والد کا مذہب اور پیشہ..

9- والد/ والدہ کا پتہ..

10- دائی کا نام (اُردو)........................(انگلش)..............................

11- لیڈی ڈاکٹر یا ڈاکٹر کا نام بمع رجسٹریشن نمبر (اُردو)..................(انگلش)........................

12- ہسپتال کا نام (اگر بچہ ہسپتال میں پیدائش ہوا)..

13- درخواست دہندہ کا نام..

14- درخواست دہندہ کا پتہ..

15- درخواست دہندہ کا شناختی کارڈ نمبر

16- درخواست دہندہ کا بچے سے رشتہ..............................

میں حلفیہ بیان کرتا/کرتی ہوں کہ درج بالا تمام کوائف میرے علم ویقین کے مطابق درست ہیں اور میں یونین کونسل ہذا کا/کی رہائشی ہوں کوئی امر مخفی یا جھوٹ نہ ہے۔ اندراج کر دیا جائے۔

دستخط یا نشان انگوٹھا درخواست دہندہ..............................

برائے دفتری استعمال

Date--------- CBR NO. ISSUED------------

نام و دستخط سیکرٹری یونین/ایڈمنسٹریشن -----------

رسید

سیریل نمبر.......................... تاریخ اندراج..........................

نام (نومولود).................. والد:.................. ساکن:..........................

نام، دستخط و مہر سیکرٹری/ رجسٹرار:..............................

فارم A-1

صفحہ نمبر..............................

رجسٹر پیدائش وارڈ/محلّہ/موضع.............................. یونین کونسل.............................. تحصیل.............................. ضلع..............................

نمبر شمار	تاریخ اندراج پیدائش	بچے کا نام	بچے کے والد، والدہ اور دادا کا نام بمع شناختی کارڈ نمبر	تاریخ پیدائش	جائے پیدائش کا مکمل پتہ	بچے کی جنس	والد کا پیشہ، قوم، مذہب، سکونت/ رہائشی پتہ	ڈاکٹر/ دائی کا نام بمع رجسٹریشن نمبر	ہسپتال کا نام	درخواست دہندہ کا نام، ولدیت، پتہ، شناختی کارڈ نمبر	درخواست دہندہ کا بچے سے رشتہ	درخواست دہندہ کے دستخط یا نشان انگوٹھا	کیفیت
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14

فارم "B"

درخواست برائے اندراج اموات/کمپیوٹرائزڈ اموات کا سرٹیفکیٹ یونین کونسل ....

1-متوفی/متوفیہ کا نام:.............................. نام(انگلش)..............................

2-والد کا نام(اردو).............................. (انگلش)..............................

3- متوفی/متوفیہ کا شناختی کارڈ نمبر [ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ] والد کا شناختی کارڈ نمبر [ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ]

4-والدہ کا نام(اردو).............................. (انگلش)..............................

5-والدہ کا شناختی کارڈ نمبر [ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ] متوفی کی عمر..............................

6-شوہر کا نام(اردو).............................. (انگلش)..............................

7-شوہر کا شناختی کارڈ نمبر [ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ]

8- جنس:.............................. 9-مذہب..............................

10-تاریخ وفات:.............................. 11-تاریخ دفن..............................

12-جائے وفات:.............................. 13-قبرستان..............................

14-وجہ وفات:.............................. 15-مدت علالت(بیماری کی صورت میں)..............................

16-متوفی/متوفیہ کا پتہ..............................

17-درخواست دہندہ کا نام(اردو).............................. (انگلش)..............................

18-درخواست دہندہ کا شناختی کارڈ نمبر [ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ]

19-درخواست دہندہ کا متوفی/متوفیہ سے رشتہ::..............................

20-درخواست دہندہ کا پتہ:..............................

میں حلفیہ بیان کرتا/کرتی ہوں کہ تمام درج بالا کوائف میرے علم ویقین کے مطابق درست ہیں اور میں یونین کونسل ہذا کا/کی رہائشی ہوں کوئی امرمخفی یا کوئی جھوٹ نہ ہے۔اندراج کردیا جائے۔

درخوست دہندہ کے دستخط یا نشان انگوٹھا..............................

برائے دفتری استعمال

Date--------- CBR NO. ISSUED------------

نام دستخط سیکرٹری یونین کونسل/ایڈمنسٹریشن ------------

رسید

نمبرشمار.............................. تاریخ اندراج..............................

نام(نومولود).............................. والد:.............................. ساکن:..............................

نام،دستخط ومہر سیکرٹری/رجسٹرار:..............................

فارم B-1

رجسٹر اموات ………وارڈ/محلّہ/موضع ………یونین کونسل ………تحصیل ………ضلع ………صفحہ نمبر ………

نمبر شمار	تاریخ اندراج پیدائش	متوفی/ متوفیہ کا نام	متوفی/متوفیہ کے والد، والدہ اور شوہر کا نام بمعہ شناختی کارڈ	متوفی/ متوفیہ کی عمر	متوفی/ متوفیہ کی جنس	متوفی/ متوفیہ کی تاریخ موت	تاریخ دفن اور قبرستان	متوفی/ متوفیہ کا مستقل پتہ	درخواست دہندہ کا نام ولدیت، سکونت اور شناختی کارڈ	درخواست دہندہ کے دستخط یا نشان انگوٹھا	درخواست دہندہ کا بچے سے رشتہ	کیفیت	
					مرد	عورت							
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۲	۱۳	۱۵	۱۶
									وجہ موت اور مدت علالت ۱۱		درخواست دہدہ کا متوفی/ متوفیہ سے رشتہ ۱۴		

'C'

حکومت پنجاب پاکستان

THE GOVT OF PUNJAB PAKISTAN

پیدائش سرٹیفکیٹ

BIRTH CERTIFICATE

CRMS NO B352106-14-1424

FORM NO. L12822010

درخواست دہندہ کا نام: محمد زبیر سپرا

درخواست دہندہ کا شناختی کارڈ نمبر 3520226813631 رشتہ: بیٹا

بچے کا نام	والد کا نام/ شناختی کارڈ نمبر	والدہ کا نام/ شناختی کارڈ نمبر	جنس	مذہب	پیدائش کا ضلع/ تاریخ
محمد حسن زبیر	محمد زبیر سپرا 3520226813631	ثمینہ یاسمین 3520223647270	مرد	اسلام	لاہور 7-9-2001

APPLICANT's NAME: MOHAMMAD ZUBAIR SIPREA

APPLICANT's CNIC NO3520226813631

CHILD's NAME	FATHER's NAME/ NIC NO	MOTHER's NAME/ NNIC/NO	GENDER	RELGION	DISTRICT AND DATE OF BIRTH
	MOHAMMAD ZUBAIR SIPRA NO3520226813631	SAMIN YASMIN 3520223647270	MALE	ISLAM	LAHORE 7-9-2001

GRAND FATHER's NAME : MUHAMMAD SADIQ

والد کا نام:: محمد صادق

GRAND FATHER's CNIC NO:

دادا کا شناختی کارڈ نمبر

تاریخ اندراج 24-11-2014 نارمل اندراج: لیٹ اندراج

پتہ مکان نمبر 21-C کریم بخش روڈ محلہ نیو سمن آباد، شہر لاہور تحصیل لاہور سٹی، ضلع لاہور

ADDRESS: HOUSE NO. 21-C, KARIM BAKLSH ROAD, NEIGHBOURHOOD. NEW SAMANABAD. CITY: LAHORE, TEHSIL LAHORE CITY, DISTRICT: AHORE

تاریخ اجراء 24.11.2014

سیکرٹری یونین کونسل

سمن آباد (106) ضلع لاہور

'D'

حکومت پنجاب پاکستان

THE GOVT OF PUNJAB PAKISTAN

وفات سرٹیفکیٹ

DEATH CERTIFICATE

CRMS NO D352106-14-0190 FORM NO. L12822006

درخواست دہندہ کا نام: اعجاز اشرف

درخواست دہندہ کا شناختی کارڈ نمبر 35202263996709 رشتہ: والد

پتہ مکان نمبر 4 گلی نمبر 10، نیا مزنگ شمع روڈ محلہ سمن آباد شہر لاہور، تحصیل لاہور سٹی، ضلع لاہور

متوفی کا نام	والد کا نام/ شناختی کارڈ نمبر	تاریخ پیدائش	جنس	مذہب	جائے وفات/ تاریخ	تاریخ دفن	وجہ موت	مدت علالت
محمد حسن زبیر	محمد علی	1-3-1954	مرد	اسلام	گھر	10-11-2014	طبعی	

APPLICANT's NAME: IJAZ ASHRAF

APPLICANT's CNIC 35202263996709 RELATION WITH DECEASED Father

ADRESS: HOUSE # 4, STREET # 10, NEW MOZANG SHAMA ROAD, SMANABAD.

CITY LAHORE, TEHHSIL: LAHORE CITY DISTRICT LAHORE

DECEASED NAME/ CNC	FATHER NAME CNC	DATE OF BIRTH	SEX	RELIGION	PLACE/ DATE OF DEATH	DATE OF BURIAL	REASON OF DEATH	SICKNESS PERIOD
MUHAMMAD ASHRAF	MUHAMMAD ALI	1-3-1954	MALE	ISLAM	LAHORE 10-11-2014	10.11.2014	NATURAL	

GRAND FATHER's NAME : MUHAMMAD SADIQ والد کا نام:: محمد صادق

GRAND FATHER's CNIC NO: دادا کا شناختی کارڈ نمبر

تاریخ اندراج 24-11-2014 نارمل اندراج: لیٹ اندراج

پتہ مکان نمبر C-21 کریم بخش روڈ محلہ نیو سمن آباد، شہر لاہور تحصیل لاہور سٹی، ضلع لاہور

ADDRESS: HOUSE NO. 21-C, KARIM BAKLSH ROAD, NEIGHBOURHOOD. NEW SAMANABAD. CITY: LAHORE, TEHSIL LAHORE CITY, DISTRICT: AHORE

تاریخ اجراء 24.11.2014

سیکرٹری یونین کونسل

سمن آباد (106) ضلع لاہور

فارم 'E'

رجسٹر اجراء نقول/ سرٹیفکیٹ پیدائش و اموات دفتر انتظامیہ...

نمبر شمار	تاریخ اجراء نقل/ سرٹیفکیٹ	نمبر شمار بمطابق رجسٹر پیدائش و اموات	نقل/ سرٹیفکیٹ برائے پیدائش یا اموات	نام معہ ولدیت/ کیفیت جس کی نقل/ سرٹیفکیٹ جاری کی گئی	نقل/ سرٹیفکیٹ وصول کرنے والے کا نام، ولدیت، پتہ شناختی کارڈ	وصول شدہ فیس (روپے)	دستخط نقل/ سرٹیفکیٹ وصول کنندہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹

فارم 'F'

یونین.............................تحصیل..............................ضلع...

ماہ مع سال	اندراج پیدائش									اندراج اموات								
	نئے اندراج			تاریخ اندراج			میزان			نئے اندراج			تاخیر اندراج			میزان		
	بچے	بچیاں	کل تعداد	بچے	بچیاں	کل تعداد	بچے	بچیاں	کل تعداد	بچے	بچیاں	کل تعداد	بچے	بچیاں	کل تعداد	بچے	بچیاں	کل تعداد

فارم-G

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس1961 (نمبر 8 مجریہ 1961) کی دفعہ (2) کی تعمیل

میں مسمی ------------------------------ نام/ایڈمنسٹریٹر، یونین کونسل نمبر ---------------------------

ضلع -------- آج مورخہ ------------------------ کو

جناب ------------ والد ------------------------ ساکن --

ذیل شرائط کے تابع مذکورہ بالا تاریخ سے حسب ذیل وارڈ/ وارڈوں کے لیے نکاح رجسٹرار کے طور پر اجازت نامہ عطا کرتا ہوں۔

1- وارڈ --------------

2- وارڈ --------------

3- وارڈ --------------

مہر/ دستخط نام/ ایڈمنسٹریٹر ------------------------

شرائط

1- یہ اجازت نامہ نا قابل انتقال ہے۔
2- یہ اجازت نامہ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس1961 (نمبر 8 مجریہ 1961) کے احکام میں کسی حکم یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد اس اجازت نامہ کی کسی شرح کی خلاف ورزی کی وجہ سے قابل منسوخی ہے
3- اجازت نامہ کی منسوخی کی صورت میں نکاح رجسٹرار پر لازم ہوگا کہ وہ فراہم کردہ رجسٹر اور مہر یونین کونسل کو فوری واپس کرے۔
4- نکاح رجسٹرار فراہم کردہ مہر کا نامناسب استعمال نہیں کرے گا۔
5- ایسی دیگر شرائط جن کی صوبائی حکومت کی طرف سے صراحت کی جاسکے گی۔

لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
حکومت پنجاب

معلومات کی رسائی ...... اب صرف ایک فون کال کی دوری پر

- ☆ نقشہ جات کی منظوری
- ☆ ہاؤسنگ سکیم کی منظوری
- ☆ رہائشی پراپرٹی کو کمرشل کروانا
- ☆ نیلامِ عام برائے ٹیکس کولیکشن
- ☆ پانی اور سیوریج سے متعلقہ
- ☆ کاروبار کیلئے لائسنس کا حصول
- ☆ پیدائش، شادی، طلاق اور اموات کے اندراج
- ☆ کنٹریکٹرز کا اندراج

0800-02345

☆ مفت ہیلپ لائن ☆

★ صبح 08:00 بجے سے رات 08:00 بجے تک (سوموار تا ہفتہ)

Printed by: Hshco Printers 03004454654